

## اسلام میں شادی بیاہ

<"xml encoding="UTF-8?>

شادی بیاہ اور اس کی شرائط کے بارے میں لوگ بہت زیادہ پوچھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم اس کی شرائط اور خصوصیات وضاحت سے بیان کریں ۔

اس موضوع سے متعلق سوالات کے جواب ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

جنسی خواہش ایک بڑی طاقت ور خواہش ہے جس کی جڑیں انسانی فطرت میں بہت گہری اتری ہوئی ہیں ۔ ظاہر ہے کہ یہ خواہش اور جذبہ صرف لذت اندوزی کے لئے نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے حکیمانہ نظام نے تولید نسل اور نوع انسانی کی بقا کے لئے ایک جذبے کو انسان کے اندر رکھا ہے ۔

ہر لڑکا اور لڑکا جو سن رشد اور بلوغ کو پہنچ جاتا ہے جنس مخالف کے لئے اپنے اندر ایک کشش محسوس کرتا ہے ۔ یہ غیر مرئی کشش اور جذبہ بے زمانے کے گزرنے اور جوانی کی قوتون کے پروان چڑھنے کے ساتھ ساتھ شدید ہوتا چلا جاتا ہے اور "بڑی ضروری و بنیادی" حیثیت اختیار کر لیتا ہے ۔

اس جذبے کے طاقتور ہونے کے بارے میں کوئی کلام نہیں ۔ اس جذبے کی اسی وقت کو دیکھ کر آسٹریا کا ماہر نفسیات "فرائید" سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا اور اس حد تک کہ اس کے خیال میں تمام خواہشات کے جڑ جنسی خواہش قرار پائی ۔ حتیٰ کہ بچے کے مان کے سینے سے دودھ پینے کو بھی وہ اسی جذبے سے منسوب کرتا ہے ۔

اس بارے میں کسی بحث کی حاجت نہیں کہ اس فطری خواہش کو پورا کرنا زندگی کے ضروری اور لازمی تقاضوں میں سے ایک ہے ۔

البته بحث اس بارے میں ہے کہ انسان کی خواہش کو کس طرح پورا کرنا چاہیئے؟

اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے کہ یہ خواہش بھی اعتدال پر آجائے اور اس فطری جذبے کا اصل ہدف پورا ہو اور وہ بھی اس طرح کہ انسانی شرافت اور شخصیت کو کوئی نقصان نہ پہنچے ۔

وہ واحد طریقہ جو تمام جنسی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ قرار پاسکتا ہے شرعی اور قانونی نکاح کے ذریعہ رفیق حیات کو حاصل کرنا ہے ۔

بلاشبہ شادی ، عمر کے انتہائی بحرانی دور میں آرام و سکون کی زندگی مہیا کرنے کی ضامن ہوتی ہے ۔ اسی لئے اسلام میں شادی کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے ۔

قرآن کریم نے چند چیزوں کو آرام و سکون کا ذریعہ قرار دیا ہے ۔ اور انھیں اللہ کی بڑی اور قیمتی نعمتوں میں شمار کیا ہے ۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

1) سب سے پہلی نعمت گھر ہے۔ جو انسان کے لئے آرام ، امن اور سکون کی جگہ ہے ۔ اس نعمت کی قدر ان لوگوں کے سوا اور کوئی نہیں جانتا جو گرمی کے موسم میں کڑی دھوپ اور سروں پر چمکنے والے سورج کی حدت سے سخت پریشان پرتے ہیں یا پھر کڑاکے کی سردیوں میں شاخ بید کی طرح کپکپاتے ہیں اور انھیں کوئی پناہ گاہ نظر نہیں آتی ۔ 1

2) دوسرا نعمت رات کا قیمتی وجود ہے جو اپنے سیاہ خیمے میں انسان کے تھکے بوئے اعصاب کو آرام و سکون مہیا کرتا ہے ۔ اور زندگی کے پیغمدہ جذبے کو پھر سے ایک نئی روح عطا کرکے اس کی ساری خستگی اور فرسودگی

کو دور کر دیتا ہے ۔ 2

(3) تیسرا وہ زندگی کا ساتھی ہے جو تمام جنسی خواہشات کی آسودگی کا ذریعہ بنتا ہے ۔ 3

یہ واضح رہے کہ اس آرام و آسودگی کا تعلق اس انس و محبت سے ہے جس کی توقع ہر شخص جنس مخالف یعنی اپنے رفیق حیات سے رکھتا ہے ۔

اس سکون و آرام کو وہ شخص بخوبی محسوس کر سکتا ہے جس نے تنہائی اور مجرد رہنے کی مشکلات کا مزا چکھا ہو ۔ یا پھر وہ اس اضطراب اور پریشان حالی سے واقف ہو جس سے ایک مجرد جوان دوچار رہتا ہے ۔

ہمارے اس انسانی معاشرے میں کتنے جوان ہیں جو جنسی سکون سے محروم ہونے کی بنا پر اپنی بہترین قوتوں اور صلاحیتوں کو ضائع کر رہے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی عمر کے شرین ترین ایام زندگی کے تلخ ترین لحمات بن گئے ہیں ۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ ازدواجی زندگی مرد اور عورت دونوں کے لئے سکون اور آرام کا سبب بنتی ہے ۔

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّ خَلْقَ لَكُمْ مِنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا" (سورہ روم)

الله تعالیٰ کے اس ارشاد کی حکمت اس وقت پوری طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے ۔ جب ہم دور جدید کی نئی نسل اور اس کے مجرد نوجوانوں کو بیجان اور انار کی کے طوفان میں گھر ہوا دیکھتے ہیں ۔ وہ آج کیسی ناکامیوں اور بے چینیوں کا شکار ہیں ، آج وہ اس آرام و سکون کے کس قدر ضرورت مند ہیں جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اے جوانو ! تم میں سے جو بھی اپنے اندر توانائی اور استطاعت پاتا ہے وہ شادی کر لے تا کہ تمہاری نگاہیں عورتوں کا تعاقب کرنے سے محفوظ رہیں اور تمہارا دامن پاک رہے گا" 4

ایک اور موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جو شخص بھی شادی کرے گا وہ نصف دین اور سعادت سے بہرہ مند ہوگا" 5

جب کوئی جوان شخص اپنی منہ زور جنسی قوتوں کو شادی کی مہار سے قابو میں لیتا ہے تو عروج شباب کے اس مرحلے میں اس کی طوفان خیز متلاطم روح سکون و اعتدال حاصل کر لیتی ہے اور پھر وہ زندگی کے سفر کو بہتر طریقے پر ، وقار و سکون اور زیادہ آسانی کے ساتھ طے کرنے لگتا ہے ۔

"ویل ڈورانٹ" کہتا ہے:

"اگر لوگ اپنی زندگی کے بہترین اور موزوں سالوں میں شادیاں کرنا شروع کر دیں تو بے حیائیاں ، خطرناک بیماریاں ، بے نتیجہ تنہائیاں اور ناگوار گوشہ نشینیاں اور وہ بغاویتیں اور سرکشیاں جو آج کے دور کو داغدار بنا چکی ہیں ، گھٹ کر نصف رہ جائیں" 6

آج ماضی کے برعکس بہت سی رکاوٹیں شادی کی راہ میں حائل نظر آتی ہیں ۔ ان میں سے ایک ناکافی آمدنی ہے ۔ آج کی دنیا میں جوانوں کے جنسی بلوغ اور اقتصادی بلوغ کے درمیان ایک فاصلہ پیدا ہو گیا ہے اور یہ چیز شادی دیر سے ہونے کا سبب بنتی ہے ۔

جو نوجوان علمی اور صنعتی شعبوں میں اپنی تکمیل چاہتے ہیں انہیں طویل برسوں تک تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے تا کہ وہ کچھ کمائی کر سکیں اور اپنے خاندان تک تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے تا کہ وہ کچھ کمائی کر سکیں اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کر سکیں ۔ لیکن تعلیم کے اس درمیانے عرصے میں ان پر جنسی خواہشات غالب آئے لگتی ہیں اور انہیں فساد اور بگاڑ کے تنگ راستے پر ڈال دیتی ہیں ۔

"ویل ڈورانٹ" لکھتا ہے:

"ماضی کی طرح اس دور میں بھی جنسی بلوغ کی منزل جلد آتی ہے جب کہ اقتصادی بلوغ کی منزل دیر میں آتی ہے۔ ایک دیہاتی زندگی میں، شہوتون کو قابو میں رکھنا، معقول اور عملی دکھائی دیتا ہے۔ لیکن ایک صنعتی معاشرے میں شادی کو تیس سال کی عمر تک ٹالنا ایک مشکل اور غیر فطری کام معلوم ہوتا ہے۔ شہوت اپنا سر اٹھاتی ہے اور اسے قابو میں رکھنا دشوار ہوجاتا ہے۔" 7

پھر بعض لوگ شادی کے مختلف رسوم اور رواج کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ تھوڑی مدت کے اندر شادی کے انتظامات کرنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے اور وہ اس کے لئے زیادہ وقت لینا چاہتے ہیں۔ یہ چیز بھی نوجوان نسل کو اکثر گناہوں میں آلودہ کر دیتی ہے۔

### اس مسئلے کا حل

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ جو نوجوان شادی کی راہ میں رکاوٹوں سے دوچار ہیں اور انھیں یہ اندیشہ بھی ہے کہ جنسی جذبے کو دباؤ کی بنا پر کہیں ان کا قدم دائیرہ عفت سے باہر نہ نکل جائے تو ایسے نوجوانوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی پسند کی کسی لڑکی کو اپنے عقد میں لے آئیں۔ اس سلسلے کے شرعی اور قانونی مراسم انجام دے لیں۔ البتہ شادی، رخصتی اور خاندان کی تشکیل کے مرحلے کو چند سالوں کے لئے یعنی تعلیم کی تکمیل تک موخر کر دیں۔ اس طریقے سے بھی وہ اپنی جنسی بے راہ روی کا سدباب کر سکتے ہیں اور اپنی تعلیم کو بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح شادی کے اخراجات، مہر کی مقدار اور جہیز وغیرہ کے سلسلے میں بھی دکھاوے اور دوسروں کے مقابلے سے پریبیز کریں اور شادی کو سادہ اور آسان بنائیں اور اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائیں۔ پر شخص کو اپنی استعطاعت کے مطابق زندگی کے وسائل فراہم کرنے چاہئیں اور خاندانی زندگی کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بیوی کی برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کم خرچ ہو اور اس کی برائیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے اخراجات بہت زیادہ ہوں۔" 8

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

"اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کے وسائل فراہم کرو۔ جو لوگ مالی اعتبار سے تھی دست ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں غنی بنادے گا۔" 9

### آپ کی رفقیہ حیات کیسی ہو؟

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وہ عورت تمہاری رفقیہ حیات بننے کے لئے سب سے بہترین ہے جو تمہیں اولاد سے بھرہ مند کرنے والی، مہربان اور پاک دامن ہو۔ خاندان میں معزز اور باوقار ہو، شوہر کے سامنے عاجزی و انکساری کرنے والی ہو، شوہر کے لئے بناؤ سنگھار میں کوئی کوتاہی نہ کرتی ہو، البتہ دوسروں کے سامنے وہ اس قدر وقار کے ساتھ رہتی ہو کہ وہ اپنے لئے اس کی بے اعتمانی کو محسوس کریں خصوصاً ازدواجی تعلقات میں اپنے شوہر کی خواہشات کا لحاظ کرے اور اس کے جائز اور شرعی مطالبات کے آگے سرتسلیم خم کرے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی عزت اور وقار کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دے۔" 10

شادی کی شرائط میں سے ایک شرط " ہم مرتبہ " ہونا ہے لڑکے اور لڑکی کا ہم مرتبہ ہونا دولت اور مادی حالات کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد دونوں کا پاکدامنی ہونا اور لڑکے کا اس قابل ہونا ہے کہ وہ زندگی کے اخراجات کو پورا کر سکے ۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:  
"المؤمن کفوا المؤمنة"

"مومن مرد مومن عورت کا کفو ہے" 11  
امام صادق (ع) نے فرمایا:

"کفو" سے مراد یہ ہے کہ مرد پاکدامن ہو اور وہ زندگی کے اخراجات پورے کر سکتا ہو۔ 12

**کیا باپ لڑکی کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کر سکتا ہے ؟**

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اسلام کی رو سے کوئی باپ اس بات کا مجاز نہیں ہے کہ وہ مادی اسباب اور اپنی مصلحتوں کی بنا پر اپنی بیٹی کی شادی کے لئے اقدام کرے ۔ اگر لڑکی کی کسی خاص شخص کے اچھے کردار کی بنا پر اس کی جانب مائل ہو تو باپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اسے اس شادی سے باز رکھے اور اس کی شادی کسی ایسے شخص سے کرنا چاہیے جس کو وہ پسند نہ کرتی ہو ، کیونکہ شادی کے معاملے میں خود لڑکی کی مرضی کو بنیادی شرط کی حیثیت حاصل ہے ۔ اور اس حد تک کہ اگر باپ لڑکی کی کسی سے شادی کر دے اور لڑکی اس شادی سے راضی نہ ہو تو وہ نکاح باطل قرار پائے گا ۔

اس روایت پر غور کیجئے  
ایک لڑکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے باپ کی شکایت کی ۔  
حضرت نے دریافت فرمایا کہ:  
"تیرہ باپ نے تیرہ ساتھ کیا کیا ہے ؟"  
اس نے کہا کہ:

"میرے باپ نے میری مرضی کے بغیر مجھے اپنے بھتیجے کے عقد میں دے دیا ۔"  
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:  
"اب کہ تیرہ باپ نے یہ کام انجام دے دیا ہے تو اسے قبول کر لے اور اس کی مخالفت نہ کر ۔"  
لڑکی نے عرض کی:

"میرے باپ نے جہاں میرا رشتہ کیا ہے اس سے مجھے کوئی رغبت نہیں ہے ۔"  
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:  
"جب تجھے یہ رشتہ پسند نہیں ہے تو تجھے اختیار ہے کہ جس شخص کو بھی تو پسند کرتی ہے اسے اپنے لئے منتخب کر لے ۔"

اس لڑکی نے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد کو سنا تو اس نے عرض کی:  
"حضور میں اپنے اسی چچا زاد بھائی کو پسند کرتی ہوں لیکن محض اس لئے کہ باپ اپنی لڑکیوں کی شادی ان کی مرضی کے خلاف نہ کیا کریں ، اس لئے میں ان آپ کی خدمت میں حاضری دی اور آپ سے اس طرح کے

سوال جواب کیے تاکہ میں تمام مسلمان عورتوں کے سامنے یہ اعلان کرسکوں اور لڑکیوں کے پاپ یہ جان لیں کہ انہیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ لڑکیوں کی مرضی کے بغیر ایسے اشخاص سے ان کا عقد کر دیں جو کو وہ پسند نہ کرتی ہوں ۔ 13

### کیا لڑکی کی شادی کے لئے باپ کی مرضی شرط ہے ؟

روایات میں آیا ہے کہ کنواری لڑکی کی شادی کے لئے باپ کی رضا مندی لازمی ہے ۔ البتہ یہ شرط خود لڑکی کے مفاد میں ہے ، کیونکہ بصورت دیگر عین ممکن ہے کہ لڑکی جسے ابھی زندگی کا کوئی تجربہ نہیں ہے دھوکہ کھا جائے اور اس شخص کے دام میں آجائے جو اس سے اظہار محبت کرتا ہے اور بعد میں یہ چیز اس کے لئے پیشیمانی اور حسرت کا سبب بن جائے ۔  
باپ کے مرتبے اور احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی بعض روایات میں باپ کی اجازت و مرضی کو ایک شرط قرار دیا گیا ہے ۔

- 
1. والله جعل لكم من بيوتكم سكناً " سورة نحل آیہ 80 .
  2. هوالذى لكهم اليل لتسكنوا فيه " سورة یونس آیت 67 .
  3. ومن اياته ان خلق لكم من انفسكم آزوجاً لتسكنوا اليها " سورة روم .
  4. مستدرک الوسائل .
  5. وسائل جلد 14 ص 5 .
  6. لذات فلسفہ ص 184 .
  7. لذات فلسفہ .
  8. وسائل الشیعہ جلد 14 . ص 78 .
  9. سورة نور آیت 32 .
  10. وسائل الشیعہ جلد 14 . ص 14 .
  11. وسائل الشیعہ جلد 14 . ص 43 .
  12. وسائل الشیعہ جلد 14 . ص 52 .
  13. مسالک ، ج 1 . ص 16 . از کتاب نکاح .